جدید مالیاتی فقہی مسائل

(ماخوذ از البرکہ سیمینارز)

کرنسی اور کاروباری حصص:

عنوان: انتظامیہ میں دخل اندازی کے بغیر نفع کی غرض سے، کسی کاروباری حصہ کی خریداری

سوال: کیا کسی ایسے حصہ کی فروخت جائز ہے کہ جس میں خریدار کے پیش نظر صرف نقد نفع یا ایسے نفع میں شرکت ہو جو محض Commodity کی قیمت میں اضافہ کی وجہ سے ہو اور اس کے ساتھ یہ شرط بھی عائد کر دی گئی ہو کہ خریدار کاروبار کے انتظام اور Commodity کے لین دین کے معاملہ میں شریک نہ ہوگا۔ بس اسے صرف وہ نوٹ فروخت کیا جائے گا جو اس کے حصہ کو ظاہر کرے گا۔

جواب: اس قسم کے معاہدے کا اصل حکم جائز کا ہے۔ کیونکہ فقہ اسلامی میں ملکیت کی کئی اقسام ہیں۔ فروخت کنندہ کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ خریدار کو کسی معاملہ یا اس کے منافع کے کسی حصہ سے مستثنیٰ کر دے۔ لہٰذا سیمینار میں شریک ہونے والے علماء کی کمیٹی اس قسم کے معاہدوں اور ان کی شرائط کو فقہی طور پر جائز قرار دیتی ہے۔ کیونکہ اس میں دونوں اطراف (خریدار اور فروخت کنندہ) کا فائدہ ہے اور یہ فقہ کے معتبر قواعد سے مطابقت رکھتے ہیں۔

(پہلا البرکہ سیمینار، فتویٰ نمبر ۱۱)

عنوان: انتظامیہ میں شرکت کے حق کے ساتھ (مضاربہ) کمپنیوں کے حصص کی فروخت:

سوال: اگر کسی ایسی (مضاربہ) کمپنی کے مالکان کی طرف سے کہ جو چند افراد کے نام رجسٹرڈ ہو اور وہ باقاعدہ تجارتی وقانونی حیثیت رکھتی ہو اس کے مالی حصص فروخت کرنے کی پیشکش (Offer) اس شرط کے ساتھ کی جائے کہ اس کے انتظامی معاملات ان افراد کے پاس رہیں گے جن کے نام سے کمپنی رجسٹرڈ ہے اور وہ ان حصص کی رقم کو مضاربہ میں مضارب کے طور پر استعمال کریں گے، تو کیا یہ عقد (معاہدہ) جائز ہوگا؟

جواب: ایسی مضاربہ کمپنی کے لئے جو اپنے اثاثہ جات رکھتی ہو اور صرف قرض یا نقدی یا دونوں میں کسی ایک پر ہی انحصار نہ کرتی ہو۔ (مذکورہ) معاہدہ اس شرط کے ساتھ جائز ہے کہ کمپنی کے نام اور انتظامی معاملات کے مالک وحقدار حصص کے فروخت کنندہ (کمپنی کے مالکان) اور حصص کے خریدار خریدے گئے حصص کے مالک ہوں گے اور اس شرط کے مطابق خریدار مضاربہ کے شرعی اصولوں کے مطابق، رب المال سمجھے جائیں گے۔ (دوسرا البرکہ سیمینار، فتویٰ نمبر ۵)

عنوان: حصص کی خریداری کی پیشکش (Offer):

سوال: ایک ایسا اسلامی بینک کہ جس کا کسی کمپنی کے سرمایہ (Capital) میں بڑا حصہ ہو کیا اس کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ کمپنی کے حصص کی خریداری کیلئے عام پیشکش (General Offer) کرے اور ان کی قیمت اور مدت کا تعین بھی خود کرے؟

جواب: ایسا اسلامی بینک جو فروخت کئے جاتے" والے حصص کی خریداری کی عام پیشکش کرتا ہے۔ اس خریداری میں اس کے ساتھ دیگر بینکوں اور اسلامی اداروں کی انہی شرائط پر شرکت جائز ہے۔ شرط یہ ہے کہ اس بینک یا ادارے کا نام بھی اس پیشکش میں شامل کرلیا جائے۔

(دوسرا البرکہ سیمینار، فتویٰ نمبر ۷)

عنوان: ایسی کمپنیوں کے حصص کی خریداری جو کسی خاص جائز مقصد کے لئے قائم کی گئی ہوں مگر بعض اوقات وہ بینکوں کے ساتھ سودی بنیاد پر قرض کالین دین کرتی ہوں۔

سوال: کیا ایسی کمپنیوں کے حصص خریدنا جائز ہے جو جائز مقصد کے لئے قائم ہوں مگر بعض اوقات وہ بینکوں سے سود پر قرض لینے یا دینے کا معاملہ کرتی ہوں؟

جواب: سیمینار کے شرکاء نے مذکورہ کمپنیوں کے حصص کی خریداری کے معاملہ پر بحث وتمحیص کے بعد مختلف حالات کے لئے مندرجہ ذیل نتائج برآمد کئے ہیں:

(ا) ایسی کمپنیاں جو اسلامی ممالک میں معاملات کو اسلامیانے کے مقصد سے کام کررہی ہوں ان کے حصص خریدنا تو ایک ضروری امر ہے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے مسلمانوں کو احکام شریعت کی پابندی کرنے کے مواقع میسرآئیں گے۔

(ب) ایسی کمپنیاں جو غیر اسلامی ممالک میں کام کررہی ہوں ان کے حصص خریدنا صرف اس وقت تک جائز ہوگا جب تک کہ سرمایہ کاروں کو اس کا کوئی غلاظت سے پاک نعم

البدل میسر نہیں آجاتا۔

(ج) اسلامی مالیاتی اداروں کے لئے کمپنیوں کے ایسے حصے خریدنا جائز ہے جن میں یہ ہدف مقرر کیا گیا ہو کہ زائد (سودی) رقم غریب افراد کی مدد کے لئے کاروبار میں لگائی جائے گی یا ان کے لئے خاص کاروباری اکاؤنٹ کھولے جائیں گے۔

(چھٹا البرکہ سیمینار، فتویٰ نمبر ۵)

عنوان: ترجیحی حصص (Preference Shares):

سوال: ترجیحی حصص کے بارے میں فقہ اسلامی کیا کہتی ہے؟ اور وہ یہ ہے کہ بعض حصص کو نفع کے حصول میں امتیازی حیثیت دے دی جائے اور اگر ایک سال نفع پورا نہ ہو تو آئندہ سال تک یہ حق باقی رکھا جائے۔

جواب: امتیازی حیثیت اسلام میں جائز نہیں ہے کیونکہ اس سے بعض حالات میں شراکت (Partnership) قائم نہیں رہتی۔ (چھٹا البرکہ سیمینار، فتویٰ نمبر ۲۸)

عنوان: کاروباری اکاؤنٹ (Investment Account) کو ضمانت کے طور پر قبول کرنے کا جواز:

سوال: کیا ایجنٹ کی ذمہ داریوں کی ضمانت کے طور پر کاروباری اکاؤنٹ قبول کرنا ہوگا؟

جواب: ایجنٹ یا کسی دوسرے فرد کی ذمہ داریوں کی ضمانت کے طور پر کاروباری اکاؤنٹ قبول کرنا جائز ہے، یہ اکاؤنٹ اسی بینک میں ہوگا اور انہیں شرائط پر یہ رقم کاروبار میں لگی رہے گی۔

سلسلہ مباحث فقھیہ (۱)

فقہ اسلامی میں

تعبیر وتشریح کے اصول

تعریفاتِ اصول فقہ پر ڈاکٹر محمد یوسف فاروقی صاحب کی ایک خوبصورت کتاب

ناشر: شریعہ اکیڈمی اسلام آباد

☆☆☆ میں نے امام شافعی سے زیادہ کسی کو عقل والا نہیں پایا (ابو عبید)

تجارتی اوراق قبول

عنوان: بل آف ایکسچینج (Bill of Exchange) کی خرید و فروخت۔

سوال: بل آف ایکسچینج کی موجودہ خرید و فروخت کے بارے میں کیا رائے ہے۔ جبکہ بل آف ایکسچینج ایک ایسے بل کو کہتے ہیں جس کی ادائیگی بعد میں (Defer Payment) ہونا ہو اور اس کا مالک اس میں اس لئے دلچسپی لیتا ہے کہ اس کی بنیاد پر اسے بقیہ مدت کے لئے رقم ایک سالانہ معینہ نسبت پر کٹوتی کے ساتھ وقت سے پہلے وصول ہو جاتی ہے۔

جواب: یہ بیان کردہ صورت ایسے (آئندہ ادا ہونے والے) قرض کی ضمانت دیتی ہے کہ جس میں (موجودہ) رقم کم دی گئی ہو۔ یہ لین دین حرام (ربا) ہے اور اس کی حیثیت تجارتی بلز میں کمی Discount کرنے کے مترادف ہے۔ (پہلا البرکہ سیمینار، فتویٰ نمبر ۱۲)

عنوان: بل آف ایکسچینج کی جدید شکل:

سوال: بل آف ایکسچینج کو اگر صرف حقیقی منافع کی ادائیگی کے وسیلہ کے طور پر استعمال کیا جائے تو اس نئی شکل کے بارے میں فقہ اسلامی کیا کہتی ہے۔ اس بل سے پہلا فائدہ بینک کو پہنچے گا کہ جو اسے اپنے ایجنٹ (کسی معتمد بینک) کے ذریعے اسے فروخت کرے گا اور خریدار اس بینک کو مقررہ تاریخ تک کسی کمی (Discount) کے بغیر ادائیگی کا پابند ہوگا۔

جواب: شرکاء سیمینار کی رائے میں مذکورہ بالا معاملہ (Transaction) شریعت کی رو سے جائز ہے۔
(چھٹا البرکہ سیمینار، فتویٰ نمبر ۶)

اپنے پیاروں کو عالم بناؤ..................اپنا پیارا ملک بچاؤ

بغیر علم کے اللہ کی معرفت حاصل نہیں ہوسکتی .... دنیاوی علم اللہ کی معرفت عطا نہیں کرتا

یہ دینی علم ہی کی شان ہے کہ وہ اللہ سے ملاتا ہے .... دنیاوی علم محض وسیلۂ روزگار ہے۔

علماء کی قدر کیجئے .... عالم بنئے .... جاہل رہنے پر قناعت مت کیجئے۔

تحریکِ فروغِ علم

ایک عابد پر عالم کی فضیلت ایسی ہے جیسے کہ چاند کی فضیلت دوسرے تمام ستاروں پر (سنن ابوداود و ترمذی)

بیع السلم

عنوان: ادا کی جانے والی قیمت کا کسی خاص بازاری قیمت کے مطابق تعین:

سوال: کیا بیع سلم کا ایسا عقد (معاہدہ) جائز ہے کہ جس میں قیمت کا تعین کسی خاص بازار کی ادائیگی کے دن والی قیمت (یا اس بازار کی قیمت میں ۱۰ فیصد کمی) کے مطابق کیا گیا ہو؟ یا کہ ابتداء میں قطعی طور پر قیمت کا تعین ضروری ہے۔

جواب: (الف) بیع سلم میں دراصل قیمت کا تعین دونوں اطراف (پارٹیوں) کے مابین عقد (معاہدہ) کے وقت کرنا ضروری ہے۔

(ب) اگر (دونوں پارٹیوں کے مابین) قیمت کا تعین عقد (معاہدہ) کے دن والی کسی خاص بازار کی قیمت کے مطابق طے پا جائے تو یہ بھی جائز ہے۔

(ج) اگر (دونوں پارٹیوں کے مابین) قیمت کا تعین کسی خاص بازار کی قیمت سے کمی یا بیشی پر طے ہو جائے تو یہ دونوں حالتیں بھی جائز ہیں۔

(د) لیکن کسی بازار کی مستقبل کی قیمت کے مطابق قیمت کا تعین جائز نہیں ہے۔

(دوسرا البرکہ سیمینار، فتویٰ نمبر ۱)

عنوان: ایسی چیز کی فروخت جس کی قیمت ادا کر دی گئی ہو اور وہ (ابھی) خریدار کے قبضے میں نہ آئی ہو۔

سوال: کیا ایسی چیز کی فروخت جائز ہے جس میں قیمت ادا کر دی گئی ہو اور وہ ابھی خریدار کے قبضہ میں نہ آئی ہو۔

اگر یہ جائز نہیں ہے تو کیا قیمت ادا کرنے والے کے لئے ایسی چیز کی بیع سلم اس بنیاد پر جائز ہے کہ وہ چیز مستقبل میں اسے حاصل ہو جائے گی۔ اور وہ معاہدہ کے وقت ادا کی جانے والی اور حاصل ہونے والی (رقم) میں باہمی تعلق بھی ظاہر نہ کرے؟ اور کیا قیمت ادا کرنے کے لئے اس چیز کی بنیاد پر تجارت کرنا جائز ہے؟

جواب: (الف) ایسی چیز جس کی قیمت ادا کر دی گئی ہو لیکن قبضہ میں نہ آئی ہو فروخت کرنا جائز نہیں ہے۔

(ب) مگر قیمت ادا کرنے والے کے لئے ایسی چیز کی بیع سلم کرنا جائز ہے اور معاہدہ کے

وقت پہلے معاہدہ کے تحت ادا کی جانے والی اور نئے معاہدہ کے تحت حاصل ہونے والی رقم کے درمیان باہمی تعلق پیدا کرنا ضروری نہیں۔

(ج) مندرجہ بالا (جواز) کو تجارت کے طور پر اختیار کر لینا جائز نہیں ہوگا کیونکہ بیع سلم کو صرف پیدا کرنے والوں (Producer) کی ضرورت کیلئے استثنائی طور پر جائز کیا گیا ہے اور یہ جواز انفرادی سطح کیلئے جائز ہے۔ باقاعدہ تجارت کیلئے جائز نہیں۔ لیکن اگر کبھی بعض اسلامی ممالک کے اقتصادی حالات کسی ظلم کی روک تھام کے لئے اس کے متقاضی ہوں اور کسی بڑی مصلحت کے پیش نظر ایسا کرنا ضروری ہو تو اسے تجارت کے طور پر جائز قرار دیا جا سکتا ہے۔ البتہ اس بڑی مصلحت کا تعین شریعت بورڈ کرے گا۔ (دوسرا البرکہ سیمینار، فتویٰ نمبر ۲)

عنوان: ایسی چیز کے کسی حصہ کی فروخت جس کی قیمت ادا کر دی گئی ہو مگر ابھی قبضہ نہ ہوا ہو۔

سوال: مثال کے طور پر ایک شخص نے کسی دوسرے شخص سے ایک سوٹن بیج ماہ جنوری ۱۹۸۵ء میں نقد ادائیگی سے اس بنیاد پر خریدے کہ وہ بیج اسے جولائی ۱۹۸۵ء میں مل جائیں گے۔ اب مارچ ۱۹۸۵ء میں ایک تیسرا شخص آیا اور کہنے لگا کہ اس خریداری کے نصف حصے میں مجھے بھی شریک کر لو۔ کیا اس شخص کے لئے اس دوسرے شخص کو دوسرے کئے گئے معاہدے کے برابر اس سے کم یا زیادہ قیمت پر شریک کرنا جائز ہے؟

جواب: اس سوال پر عدم جواز والی اس بیع کا حکم لاگو ہوتا ہے کہ جس میں قیمت وصول کر لی جائے مگر قبضہ نہ دیا جائے...... جیسا کہ گزشتہ فتویٰ کے جز (الف) میں کہا گیا ہے۔

(دوسرا البرکہ سیمینار، فتویٰ نمبر ۳)

ہمارے تمام قارئین کرام کو نیا اسلامی سال ۱۴۳۰ھ مبارک ہو

امام محمد بن ادریس شافعی فرماتے ہیں: فقہ میں مجھ پر سب سے زیادہ احسان امام محمد بن حسن کا ہے

خرید وفروخت

عنوان: ایسے سامان کی فروخت جوملکیت میں نہ ہو:

سوال: اگر کوئی پارٹی کسی کمپنی یا بینک سے ایسی چیز خریدنے کا مطالبہ کرے جو بینک یا کمپنی کی ملکیت میں نہ ہو اور اس پارٹی کے مطالبہ پر کمپنی یا بینک وہ مطلوبہ چیز بازار سے خرید کر اس پارٹی کو فروخت کر دے تو اس خرید وفروخت کی شرعی حیثیت کیا ہوگی؟

جواب: اگر مذکورہ (خرید وفروخت کی جانے والی) چیز کھانے پینے سے تعلق نہ رکھتی ہو تو یہ معاملہ جائز ہوگا۔ بشرطیکہ اس چیز کی وضاحت کر دی گئی ہو اور قیمت ادا کر دی گئی ہو۔ کیونکہ (شریعت میں) جس غیر مملوکہ چیز کی ممانعت ہے وہ کھانے پینے والی چیزوں سے متعلق ہے۔

(چھٹا البرکہ سیمینار، فتویٰ نمبر ۱۴)

عنوان: ایسی بیع مؤجل جس کی قیمت حال میں ادا کی جائے۔

سوال: کیا کسی ایسی چیز کی مستقبل میں خریداری جائز ہے جس کی ہر طرح سے وضاحت کر دی گئی ہو اور پوری کی پوری قیمت حال میں ادا کر دی جائے؟

جواب: اگر (مذکورہ) چیز کی پہنچ کا وقت طے کر دیا جائے اور قیمت مکمل طور پر پہلے ادا ہو جائے تو یہ بیع سلم کہلاتی ہے اور یہ جائز ہے۔ (چھٹا البرکہ سیمینار، فتویٰ نمبر ۲۱)

عنوان: ایسی بیع مؤجل جس میں چیز کی وصولی اور قیمت کی ادائیگی ایک ساتھ ہو۔

سوال: ایسی خرید وفروخت کہ جس میں چیز کی فروخت کا انحصار مستقبل میں صنعتکار (Producer) کی درآمد پر ہو اور قیمت کی ادائیگی بھی اس وقت (مستقبل میں) ہونا ہو۔

جواب: اس معاملہ کی حقیقت اس نئے عقد کی سی ہے کہ جس میں خرید وفروخت کا وقت طے کر لیا جائے اور اس میں خریدار کا وعدہ شامل ہو۔ اور یہ ان کے نزدیک ہے کہ جو ایسے وعدہ کو پورا کرنا بیع تعاطی کے طور پر لازمی قرار دیتے ہیں اور بیع تعاطی یہ ہے کہ چیز وصول کی جائے اور قیمت ادا کر دی جائے۔ (چھٹا البرکہ سیمینار، فتویٰ نمبر ۲۲)

عنوان: ایک ہی وقت میں خرید وفروخت کے دو معاملات کی تفسیر (Interpretation):

سوال: اس عبارت ''بیعان فی بیعۃ'' یعنی ایک وقت میں دوہری بیع کی کیا تفسیر ہے؟

جواب: اس عبارت کی تفسیر یہ ہے کہ ہدیہ (Donation) اور معاوضہ کو ایک دوسرے سے مشروط نہ کیا جائے۔ مثال کے طور پر اگر کوئی یہ کہے کہ ''مجھے یہ چیز فروخت کر دو میں اس کی قیمت کے ساتھ تمہیں (فلاں چیز) تحفہ دوں گا۔'' اور اس کی دوسری مثال یہ ہے کہ کوئی کہے ''میں تمہیں یہ چیز حال میں ایک سو روپے کی اور مستقبل میں (مؤجل کے طور پر) ۱۵۰ روپے کی فروخت کرتا ہوں اور خریدنے والے کے تعین کے بغیر (کہ وہ کون سی صورت قبول کرے) دونوں (خریدار وفروختکار) علیحدہ ہو جائیں تو یہ جائز نہیں ہے۔

کچھ عقد اور معاہدے ایسے ہوتے ہیں کہ جن کو ایک دوسرے کے ساتھ مشروط (لازم ملزوم) نہیں کیا جا سکتا مثلاً مندرجہ ذیل شرائط کے ساتھ کوئی چیز فروخت کرنا:

المساقاۃ (باغبانی) یعنی یہ کہنا کہ میں یہ چیز تمہیں اس شرط پر فروخت کرتا ہوں کہ تم میرے باغیچہ کی نگرانی کرو۔

الشرکۃ Partnership (کسی کی تجارتی کمپنی میں حصہ دار بننے کی شرط لگا کر):

الجعل: ٹھیکیداری (یہ کہنا کہ فلاں کاروبار کا ٹھیکہ مجھے دے دو)۔

النکاح: (یہ کہنا کہ فلاں بیٹی کا نکاح میرے ساتھ کر دو)۔

القراض: (یہ کہنا کہ مجھے مضاربہ میں شریک کر لو وغیرہ)۔

(چھٹا البرکہ سیمینار، فتویٰ نمبر ۲۴)

عنوان: کاغذ پر معاملہ نمٹانا (Bookout):

سوال: کاغذ پر معاملہ نمٹانے کے بارے میں فقہ اسلامی کیا کہتی ہے اور اس کی صورت یہ ہے کہ طے شدہ چیزوں کی مختلف تعداد میں قبضہ کئے بغیر کاغذی خرید وفروخت ہو جائے اور پھر مقاصہ کے ذریعے حساب بے باک کر لیا جائے جیسا کہ کوئی قیمت کی کمی وبیشی کے فرق کے حساب کا لین دین کرے۔

جواب: سیمینار کے شرکاء نے اس پر سیر حاصل بحث کی اور یہ رائے دی کہ یہ دراصل کاغذی بیع ہے جس کا انحصار مجازفہ پر ہے اور یہ معاملہ جائز نہیں ہے۔ (چھٹا البرکہ سیمینار، فتویٰ نمبر ۲۵)

عنوان: اختیاری خرید وفروخت (Options):

سوال: کیا اختیاری (Options) معاملہ کرنا جائز ہے؟

جواب: سیمینار کے شرکاء نے اختیاری خرید وفروخت اور خریداری کے اختیاری حق پر تبادلہ خیال کے بعد یہ رائے ظاہر کی کہ یہ ناجائز ہے کیونکہ یہ مجازفات کی اقسام میں سے ایک ہے کہ جس میں کسی چیز کی حقیقی فروخت کا ارادہ موجود نہیں ہوتا اور اسی طرح خرید وفروخت کے اختیاری حق کو بھی تبادلہ خیال کے بعد ناجائز قرار دیا گیا کیونکہ یہ ایسا حق ہے کہ جس کی بنیاد پر فروخت جائز نہیں ہے۔ (چھٹا البرکہ سیمینار، فتویٰ نمبر ۲۶)

عنوان: الاحتماء (Hedging):

سوال: معاملہ احتماء یا تغطیہ کے بارے میں کیا رائے ہے..... اور یہ (معاملہ) وہ معاہدہ ہے جو خریدار اور فروختکار کو مستقبل کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ کے منفی اثر سے بچانے کیلئے کیا جائے۔

جواب: شرکاء اس کو اس صورت میں جائز قرار دیتے ہیں جب مستقبل میں ایسی چیز پر معاہدے کا نام جو کہ شرعاً جائز ہو۔ (چھٹا البرکہ سیمینار، فتویٰ نمبر ۲۷)

عنوان: سرکاری عقود مناقصات:

سوال: ان سرکاری عقود مناقصات اور ان سے ملتے جلتے معاہدوں کے بارے میں کیا رائے ہے۔ ان معنوں میں کہ مناقص کسی چیز کی قیمت پہلے وصول کرے اور پھر معاہدہ پر دستخط ہو جائیں۔ بعد میں وہ اس رقم سے بازار سے چیز خرید کر دے۔ کیا یہ ''بیع مالا یملک'' کی طرح نہیں ہے؟

جواب: یہ جدید عقود میں سے ہے کہ جن میں عرف عام کے مطابق رضا اور اتفاق کی بنیاد پر لین دین ہوتا ہے اور اس میں چیز کی وضاحت کر دی جاتی ہے تا کہ جہالت (لاعلمی) اور نزاع باقی نہ رہے اور اس میں غرر، ضرر شامل نہیں ہوتا اور نہ ہی یہ شریعت کی منع کردہ چیزوں میں شامل ہے۔ لہٰذا یہ جائز عقود میں سے ہے۔ (پہلا البرکہ سیمینار، فتویٰ نمبر ۱۰)

عنوان: ایجنٹ کی اپنی ذات کے لئے خرید وفروخت (کا معاملہ):

سوال: کسی فرد کو کسی چیز کی خریداری میں ایجنٹ مقرر کرنا۔ جب کہ چیز کی نوعیت اور قیمت واضح کر دی گئی ہو اور اسی فرد کو مذکورہ چیز کی فروخت میں ایجنٹ بنانا خواہ وہ یہ چیز خود اپنے لئے خریدے یا کسی اور کو بیچ دے۔ کیا یہ جائز ہے؟ اور بالخصوص ایسی صورت میں جب ایجنٹ ایسے

معاملہ میں Specialist ہو؟

جواب: کسی فرد کو کسی خاص چیز کی مقررہ قیمت پر خریداری اور فروخت میں وکیل بنانا ایسی صورت میں مطلقاً جائز ہے کہ جب چیز کسی تیسرے فرد کو فروخت کی جائے۔ اگر ایجنٹ اس چیز کو خود اپنے لئے خریدنا چاہتا ہو تو یہ اس صورت میں جائز ہوگا کہ جب مؤکل (مالک) چیز کی قیمت خود مقرر کرے۔ (پہلا البرکہ سیمینار، فتویٰ نمبر ۱۵)

مفتی محمد خان قادری صاحب کا

ترجمہء تفسیرِ کبیر

والضحیٰ سے والناس تک شائع ہو چکا ہے

ناشر: کاروان اسلام پبلیکیشنز لاہور

دینی مدارس کے درجہ عالمیہ کے طلبہ کی توجہ کے لئے

آپ نے درجہ عالمیہ کے امتحان کے لئے ایک تحقیقی مقالہ لکھا ہوگا، اگر وہ کسی فقہی معاملہ پر ہے اور آپ چاہتے ہیں کہ وہ شائع ہو اور لوگ اس سے استفادہ کریں، تو آپ اپنے مقالہ کی کاپی ہمیں ارسال فرمائیں......

اگر مقالہ تحقیقی اعتبار سے معیاری ہوا تو ہم اسے شائع کرنے کی ذمہ داری لیتے ہیں......

اور اگر آپ ہمیں اس کی سی ڈی بجھوادیں تو آپ نے کمپوزنگ وغیرہ پر جو رقم صرف کی ہو وہ بھی ہم ادا کردیں گے...... (مجلس ادارت مجلہ فقہ اسلامی)